مسلسل اشاعت کے 64 سال

پندرہ روزہ

لاہور

زراعت نامہ

15 جولائی 2025ء، 19 محرم الحرام 1447 ہجری، 31 ہاڑ 2082 بکرمی

سید عاشق حسین کرمانی وزیر زراعت پنجاب (پاکستان) اور مصر کے وزیر زراعت و بحالی زمین محمد القصیر کی مصر میں ملاقات

زرعی ٹیوب ویلز کی شمسی توانائی پر منتقلی — آبپاشی کے اخراجات میں کمی

Scan for Website

Scan for YouTube

Scan for Facebook

Scan for Tik Tok

نظامت اعلیٰ زرعی اطلاعات
21- سر آغا خان سوئم روڈ لاہور dgainformation@gmail.com
محکمہ زراعت حکومت پنجاب

مریم نواز کا خواب --- سونا اُگلتا پنجاب

مون سون کی بارشوں کے دوران کپاس کا تحفظ

مون سون کی بارشوں کے پیشِ نظر کاشتکاروں کے لئے سفارشات

- زیادہ بارش کی صورت میں پانی کی نکاسی کا فوراً بندوبست کریں
- پانی کی نکاسی ممکن نہ ہو تو کھیت کے ایک طرف لمبائی کے رخ کھائی کھود کر پانی اس میں جمع کر دیں
- اگر فصل پیلی ہو جائے تو کھیت سے پانی نکالنے کے بعد زمین وتر آنے پر یوریا کا 2 فیصد محلول بنا کر سپرے کریں

نوٹ: ضرورت ہو تو 10 دن بعد یوریا کے محلول کا دوبارہ سپرے کریں اور کھیت سے جڑی بوٹیوں کی تلفی یقینی بنائیں

Scan for Website

Scan for Facebook

ایگریکلچرل ہیلپ لائن (پیر تا ہفتہ) 0800-17000 صبح 08:00 بجے سے رات 08:00 بجے تک کال کریں۔

محکمہ زراعت حکومت پنجاب

پندرہ روزہ
زراعت نامہ
لاہور
15 جولائی 2025ء، 19 محرم الحرام 1447 ہجری، 31 ہاڑ 2082 بکرمی

مسلسل اشاعت کے 64 سال

نظامت اعلیٰ زرعی اطلاعات
21-سرآغاخان سوئم روڈ، لاہور
042-99200729, 99200731
dgainformation@gmail.com
ziratnama@gmail.com

مجلس ادارت

سرپرست اعلیٰ: افتخار علی سہو سیکرٹری زراعت پنجاب

مدیر اعلیٰ	نوید عصمت کاہلوں
مدیر	رائے مدثر عباس
معاون مدیر	ریحان آفتاب
آن لائن ایڈیشن	محمد ریاض قریشی
گرافکس	ابرار حسین
کمپوزنگ	کاشف ظہیر
پروف ریڈنگ	سعدیہ منیر
فوٹو گرافی	عبدالرزاق، عثمان افضال

فہرست مضامین

- اداریہ: مصر کا جدید زرعی ماڈل، پنجاب کیلئے نئی راہیں 5
- وزیراعلیٰ پنجاب کا زرعی ٹیوب ویلز کی شمسی توانائی پر منتقلی کا پروگرام 6
- آم کے نئے باغات کی داغ بیل 8
- بارشوں کے دوران کپاس کی نگہداشت 10
- مرچ کی کاشت 12
- لیمن گراس (Lemon grass) 14
- گوار کی کاشت 16
- پاکستان میں خوشنما پتوں کی کاشت 18
- زرعی سفارشات 20
- محکمہ زراعت پنجاب کے تحت سوشل میڈیا پر سویابین کی پیداواری ٹیکنالوجی اور اعلانات کی تصویری جھلکیاں 23

جلد 64 شمارہ 14

ریسرچ انفارمیشن یونٹ
ایوب زرعی تحقیقاتی ادارہ کیمپس، جھنگ روڈ
فیصل آباد - فون: 041-9201653

میڈیا لائزان یونٹ
ایگریکلچر فارم، اولڈ شجاع آباد روڈ
ملتان - فون: 061-9201587

میڈیا لائزان یونٹ
ایگریکلچر کمپلیکس شمس آباد، مری روڈ
راولپنڈی - فون: 051-9292165

محکمہ زراعت حکومت پنجاب

مشعلِ راہ

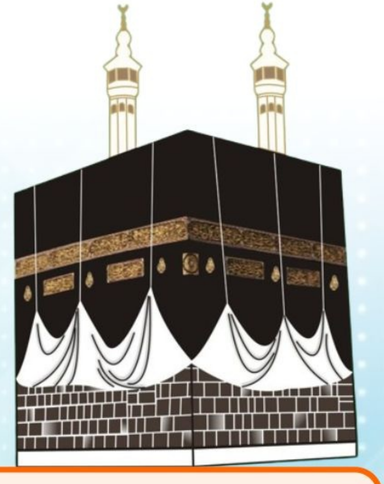

ارشادِ باری تعالیٰ جل جلالہ

اور پھر ہم نے اس سے تمہارے لیے کھجوروں اور انگوروں کے باغ بنائے۔ ان میں تمہارے لئے بہت سے میوے پیدا ہوتے ہیں اور ان میں سے تم کھاتے ہو۔ (المومنون:19)

حدیث نبوی ﷺ

سیدنا ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ خاتم النبیین حضرت محمد ﷺ فرماتے تھے کہ مسلمان کو کوئی سختی (بیماری یا رنج وغم اور تکلیف) وغیرہ نہیں پہنچتی مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کے عوض میں اس کے گناہ مٹا دیتا ہے یہاں تک کہ اگر کوئی کانٹا بھی چبھ جائے (تو اس کے بدلے میں بھی گناہ مٹا دیا جاتا ہے)

(کتاب المرضہ: مختصر صحیح بخاری:1949)

فرمودات

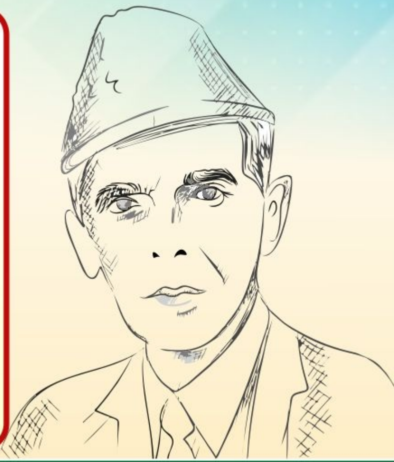

ہندوستان تقسیم ہو چکا ہے۔ اسے تقسیم ہونا ہی تھا۔ یہ تقسیم قطعی اور ناقابل تنسیخ ہے۔

(اخباری بیان۔14 اگست 1947ء)

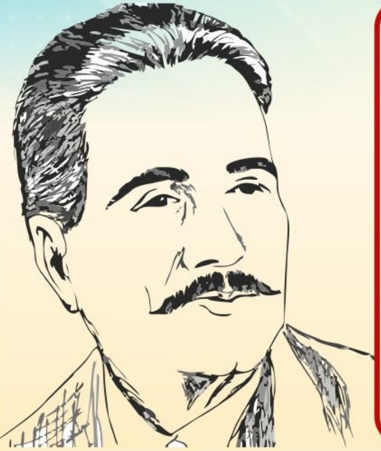

مجھے تہذیبِ حاضر نے عطا کی ہے وہ آزادی
کہ ظاہر میں تو آزادی ہے، باطن میں گرفتاری
تو اے مولائے یثرب! آپ میری چارہ سازی کر
میری دانش ہے افرنگی، میرا ایمان ہے زناری

(دل بیدار فاروقی: بال جبریل)

اداریہ

مصر کا جدید زرعی ماڈل، پنجاب کیلئے نئی راہیں

وزیر زراعت پنجاب سید عاشق حسین کرمانی کی سربراہی میں محکمہ زراعت پنجاب کے اعلیٰ سطحی وفد نے 12 تا 16 جولائی 2025ء مصر کا دورہ کیا۔ اس اعلیٰ سطحی وفد میں پارلیمانی سیکرٹری برائے زراعت اُسامہ خان لغاری، سیکرٹری زراعت پنجاب افتخار علی سہو سمیت زرعی ماہرین، ترقی پسند کاشتکار و دیگر اعلیٰ حکام شامل تھے۔ صوبہ پنجاب میں زراعت کی ترقی کیلئے مصر جیسے ملک کا ماڈل ایک روشن مثال بن کر سامنے آیا ہے جس نے صحرا میں جدید زرعی ٹیکنالوجی اور حکمتِ عملی سے ملکی زراعت کو بین الاقوامی معیار تک پہنچایا ہے۔ اپنے دورہ کے دوران وفد نے بیلکو اور المغرابی ہائی ویلیو ماڈل فارمز کے جدید زرعی ٹیکنالوجی سے لیس خودکار نظام آبپاشی، موسمیاتی تبدیلیوں سے ہم آہنگ اور درست اور جدید کاشتکاری کے کامیاب ماڈل، بین الاقوامی منڈیوں تک رسائی کی ویلیو چین کا باغور مشاہدہ کیا۔ المغرابی فارمز اعلیٰ معیار کے ترشاوہ پھلوں کی پیداوار و برآمدات کے لیے عالمی سطح پر پہچانا جاتا ہے اور مالٹے، کینو اور لیموں جیسے پھلوں کو یورپ، مشرقِ وسطیٰ اور ایشیا کے 70 سے زائد ممالک میں سخت ترین فوڈ سیفٹی اسٹینڈرڈز کے عین مطابق برآمد کرتا ہے۔ محکمہ زراعت پنجاب کے اس اعلیٰ سطحی وفد نے مصر کی نیشنل فوڈ سیفٹی اتھارٹی (NFSA) کا دورہ بھی کیا جہاں وفد کو خوراک کے تحفظ، سائنسی بنیادوں پر تجزیے، قواعد و ضوابط کے نفاذ اور ادارہ جاتی ہم آہنگی سے متعلق مفصل بریفنگ دی گئی۔ چیئرمین بورڈ آف ڈائریکٹرز برائے قومی ادارہ برائے فوڈ سیفٹی ڈاکٹر طارق الحبی نے وفد کو بریف کرتے ہوئے بتایا کہ کس طرح مصر نے خوراک کی حفاظت کو ایک قومی ترجیح بنا کر بین الاقوامی منڈیوں میں اعتماد حاصل کیا ہے۔ اس دورے کا ایک اور اہم پہلو مصر کے وزیر زراعت و بحالی زمین محمد القصیر اور زرعی تحقیقاتی مرکز کے چیئرمین کے ساتھ دوطرفہ ملاقات تھی جس میں زراعت کے مختلف شعبوں میں تعاون بڑھانے، مشترکہ تحقیق، ادارہ جاتی روابط اور محکمہ زراعت کے افسران کی تربیت کے لیے مل کر کام کرنے پر اتفاق ہوا۔ مزید برآں، وفد نے مصر میں کاٹن ریسرچ انسٹیٹیوٹ، زرعی تحقیقاتی مرکز اور اقوامِ متحدہ کے ادارہ برائے خوراک و زراعت (FAO) کے مصر میں قائم دفتر کا دورہ بھی کیا۔ اس دورہ کے دوران پاکستان اور مصر کے درمیان ایک مشترکہ ورکنگ گروپ کے قیام کی سفارشات پر عملدرآمد کرنے کا عزم کیا جو زرعی ماہرین، پالیسی سازوں، اور زرعی تحقیقاتی اداروں کو ایک پلیٹ فارم پر لا کر باہمی تعاون کو آگے بڑھانے میں اہم سنگ میل ثابت ہوگی۔ ان شعبوں میں موسمیاتی تبدیلیوں سے مطابقت والی فصلات، جدید نظام آبپاشی کی تنصیب، کپاس کی بحالی، غذائی تحفظ، اور جدید زرعی ٹیکنالوجی کی منتقلی جیسے اہم پہلو بھی شامل ہیں۔ اس ضمن میں جلد ہی مفاہمتی یادداشت (MoU) کے ذریعے دوطرفہ تعاون کے تحت باقاعدہ عملی اقدامات کیے جائیں گے۔

صوبائی وزیر زراعت کی سربراہی میں مصر کا یہ دورہ پاکستانی زرعی پالیسی کے لیے ایک نئی سوچ، نئی حکمتِ عملی اور نیا امکان لے کر آیا ہے۔ یہ اُمید کی جاتی ہے کہ ان اقدامات کے ذریعے صوبہ پنجاب کی زراعت کو ایک نئی سمت ملے گی اور مصری ویژن، تحقیق، ٹیکنالوجی، اور تعاون کو یکجا کر کے نہ صرف ہماری فصلوں کی پیداوار میں اضافہ ممکن ہوگا بلکہ عالمی منڈی میں بھی اہم مقام حاصل کیا جا سکے گا۔ وقت آ چکا ہے کہ ہم روایتی زراعت کو غیر روایتی اور جدید خطوط پر استوار کریں تاکہ صوبہ پنجاب میں زرعی شعبہ ترقی کی منازل طے کرے اور دیہی معیشت میں خوشحالی آئے۔

وزیراعلیٰ پنجاب کا زرعی ٹیوب ویلز کی شمسی توانائی پر منتقلی کا پروگرام

تجمل حسین، طاہر محمود

وزیراعلیٰ پنجاب مریم نواز شریف نے کسانوں کو بجلی کے بھاری بلوں سے نجات دلانے اور زرعی پیداوار میں اضافے کے لیے ایک انتہائی انقلابی قدم اٹھایا ہے۔ "وزیراعلیٰ سولرائزیشن برائے زرعی ٹیوب ویلز" کے تحت، پنجاب حکومت کسانوں کو شمسی توانائی پر چلنے والے ٹیوب ویلز فراہم کررہی ہے، جس کا مقصد نہ صرف کسانوں کی مالی مشکلات کو کم کرنا ہے بلکہ ماحول دوست توانائی کے استعمال کو فروغ دینا بھی ہے۔

منصوبے کی تفصیلات

"وزیراعلیٰ سولرائزیشن برائے زرعی ٹیوب ویلز" ایک جامع منصوبہ ہے جس کے تحت پنجاب کے کسانوں کو سولر ٹیوب ویلز نصب کرنے کے لیے مالی اور تکنیکی مدد فراہم کی جائے گی۔ یہ منصوبہ بنیادی طور پر چھوٹے اور درمیانے درجے کے کسانوں کو فائدہ پہنچائے گا، جو روایتی بجلی کے بلوں کے بوجھ تلے دبے ہوئے ہیں۔

منصوبے کے اہم نکات درج ذیل ہیں:

مراحل میں تقسیم

یہ منصوبہ کئی مراحل میں مکمل کیا جائے گا۔ پہلے مرحلے میں تقریباً 8,000 ٹیوب ویلز کو شمسی توانائی پر منتقل کیا جائے گا۔

مالی امداد

حکومت کسانوں کو سولر پینلز، انورٹرز اور دیگر ضروری آلات کی خریداری اور تنصیب کے لیے سبسڈی فراہم کرے گی۔ منصوبے کے تحت کسانوں کو 10 کلوواٹ پر 5 لاکھ، 15 کلوواٹ پر ساڑھے سات لاکھ اور 20 کلوواٹ پر 10 لاکھ مالی امداد فراہم کی جارہی ہے۔

کسان کا حصہ

حکومت کے ساتھ ساتھ، کسانوں کو بھی اس منصوبے میں کچھ حصہ ڈالنا ہوگا۔ اس سے منصوبے میں ان کی شراکت داری کو یقینی بنایا جاسکے گا اور وہ اس کی دیکھ بھال میں بھی دلچسپی لیں گے۔

سولر سسٹم کی تنصیب کا طریقہ کار

قرعہ اندازی مکمل ہونے کے بعد محکمہ اصلاح آبپاشی کامیاب کسانوں کو شمسی توانائی کے نظام کی تنصیب کے لیے منظور شدہ نفاذ کے طریقہ کار کے مطابق مقررہ مدت کے اندر اطلاع نامے جاری کرے گا۔ اس منصوبے میں کسان خریداری نفاذ ماڈل اپنایا جائے گا جس کے تحت کامیاب کسانوں کی جگہ کی جانچ ٹیوب ویل سائٹ ویریفیکیشن کمیٹی کرے گی تاکہ کسانوں کی اصل حیثیت کی تصدیق کی جاسکے اور درج ذیل کام انجام دے گی۔

- ہر کامیاب کسان/ جیتنے والے کے ٹیوب ویل کی جگہ کا دورہ کیا جائے گا تاکہ کسان کی تفصیلات جیسے قومی شناختی کارڈ، فارم کا مقام/ گاؤں اور دیگر معلومات کی تصدیق کی جاسکے تاکہ اس کی اصل حیثیت معلوم ہوسکے
- موجودہ نصب شدہ ٹیوب ویل، اس کی توانائی کی قسم (بجلی/ ڈیزل) اور نصب شدہ پمپ/ موٹر/ انجن کی موجودہ صلاحیت کو کلوواٹ/ ہارس پاور میں چیک کیا جائے گا

- جگہ کے معائنے کے دوران نصب شدہ ٹیوب ویلز کے GPS کوآرڈینیٹس اور تصاویر لی جائیں گی
- معائنے کی رپورٹ مقررہ فارم پر جمع کروائی جائے گی

ٹیوب ویل سائٹ ویریفیکیشن کمیٹی کی جانب سے سائٹ کی ابتدائی تصدیق کے بعد، کسان مقامی مارکیٹ سے مواد خریدے گا اور خود نظام نصب کرے گا۔ اس کے بعد، کسان محکمہ اصلاح آبپاشی کے مطلقہ افسر کو اپنے نصب شدہ نظام کی جانچ/ تصدیق کے لیے مطلع کرے گا۔ اس کے بعد محکمہ اصلاح آبپاشی کے مطلقہ افسر کنسلٹنٹس کو سائٹ پر آنے، نصب شدہ شمسی نظام کی تصدیق، اس کی توانائی کی صلاحیت (KW میں)، GPS کوآرڈینیٹس، تصاویر اور دیگر ضروری تفصیلات کی جانچ کے لیے مطلع کرے گا اور کسانوں کو سبسڈی کی ادائیگی کی سفارش کرے گا۔ کنسلٹنٹ کی جانب سے نصب شدہ شمسی نظام کی تصدیق کے بعد، سبسڈی کی رقم کسان کے بینک اکاؤنٹ میں براہِ راست بینک آف پنجاب کے ذریعے منتقل کی جائے گی۔

کسانوں کو حاصل ہونے والے فوائد

یہ منصوبہ پنجاب کے کسانوں اور مجموعی طور پر زرعی شعبے کے لیے بے شمار فوائد کا حامل ہے:

بجلی کے بلوں سے نجات

شمسی توانائی پر منتقل ہونے سے کسانوں کو بجلی کے بھاری بھرکم بلوں سے ہمیشہ کے لیے چھٹکارا مل جائے گا، جس سے ان کی ماہانہ آمدنی میں خاطر خواہ اضافہ ہوگا۔

زرعی پیداوار میں اضافہ

بجلی کی بلاتعطل فراہمی سے کسان اپنی فصلوں کو بروقت پانی دے سکیں گے، جس سے نہ صرف زرعی پیداوار میں اضافہ ہوگا بلکہ فصلوں کا معیار بھی بہتر ہوگا۔

ماحولیاتی تحفظ

شمسی توانائی کا استعمال ماحول دوست ہے اور یہ کاربن کے اخراج کو کم کرنے میں مدد دے گا۔ یہ موسمیاتی تبدیلیوں کے منفی اثرات سے نمٹنے کے لیے ایک اہم قدم ہے۔

پانی کی بہتر دستیابی

سولر ٹیوب ویلز دن بھر کام کر سکیں گے، جس سے کسانوں کو پانی کی بہتر دستیابی یقینی ہوگی اور وہ اپنی فصلوں کی ضروریات پوری کر سکیں گے

خودمختاری اور استحکام

یہ منصوبہ کسانوں کو توانائی کے حوالے سے خودمختار بنائے گا اور انہیں بجلی کی قیمتوں میں اتار چڑھاؤ کے منفی اثرات سے محفوظ رکھے گا۔

دیہی معیشت کی مضبوطی

کسانوں کی مالی حالت بہتر ہونے سے دیہی معیشت مضبوط ہوگی، جس سے روزگار کے نئے مواقع پیدا ہوں گے اور غربت میں کمی آئے گی۔

بروقت اقدام

"وزیراعلیٰ سولرائزیشن برائے زرعی ٹیوب ویلز" ایک خوش آئند اور بروقت اقدام ہے جو پنجاب کی زراعت اور کسانوں کی تقدیر بدلنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ یہ منصوبہ نہ صرف توانائی کے بحران سے نمٹنے میں مدد دے گا بلکہ ایک پائیدار اور ماحول دوست زرعی نظام کی بنیاد بھی رکھے گا۔ حکومت کو اس منصوبے کو کامیابی سے ہمکنار کرنے کے لیے تمام اسٹیک ہولڈرز کو شامل کرنا ہوگا اور اس کی شفافیت اور موثر نفاذ کو یقینی بنانا ہوگا۔ بلاشبہ، یہ منصوبہ پنجاب کی خوشحالی اور ترقی کے سفر میں ایک سنگ میل ثابت ہوگا۔

آم: نئے باغات کی داغ بیل

عابد حمید خان، ڈاکٹر آصف الرحمٰن، غلام مصطفےٰ، محمد عمران، مسرت حسین

پنجاب میں آم کے باغات ملتان، رحیم یار خان، بہاولپور، لودھراں، خانیوال، وہاڑی، مظفرگڑھ اور لیہ کے اضلاع میں انتہائی کامیابی سے اگائے جاتے ہیں۔ تاہم جھنگ، فیصل آباد، بہاول نگر اور ساہیوال میں بھی اس کی کاشت ممکن ہے۔

آم کے باغات ایسی زمینوں میں کامیاب ہیں۔ جن کا کیمیائی تعامل (pH) 6.5 سے 7.5 تک ہو۔ تاہم 8.5 کیمیائی تعامل والی زمینوں میں بھی آم کی کاشت ممکن ہے جہاں شور موجود نہ ہو۔ زیر زمین سطح آب 5 میٹر والی زمین اچھی تصور کی جاتی ہے۔ آم کے باغات کیلئے ریتلی زمین اچھی تصور نہیں کی جاتی ہے۔ آم کی سفارش کردہ اقسام سندھڑی، ثمر بہشت چونسہ، چناب گولڈ، عظیم چونسہ اور سفید چونسہ کاشت کریں تاکہ اندرون ملک اور بیرون ممالک پھل کی ڈیمانڈ پوری کرسکیں۔

داغ بیل (Lay out)

آم کے باغات لگانے کیلئے مناسب آب و ہوا، زمین کا انتخاب، اچھی کوالٹی کے پانی کی فراوانی، مناسب منصوبہ بندی اور بہتر اقسام کا انتخاب انتہائی اہم ہیں۔ آم کے باغات مربع و مستطیل نما طریقے سے لگائے جاتے ہیں۔ تاہم اگر باقاعدگی سے آم کے پودوں کی کاٹ چھانٹ کی جائے تو مستطیل طریقہ سے فی ایکڑ پودوں کی تعداد میں خاطر خواہ اضافہ ہوسکتا ہے۔ مستطیل طریقہ میں مشرق سے مغرب زیادہ فاصلہ جبکہ شمال و جنوب کی طرف کم فاصلہ رکھا جاتا ہے۔ داغ بیل کے نئے طریقہ میں لائن سے لائن کا فاصلہ 27 فٹ جبکہ پودے سے پودے کا فاصلہ 22 فٹ رکھا جاتا ہے۔ اس طرح فی ایکڑ لائنوں کی تعداد 8 اور فی لائن پودوں کی تعداد 9 بنتی ہے۔ اس طرح فی ایکڑ پودوں کی تعداد 72 بنتی ہے۔ لائنوں کا رخ شمال جنوب رکھا جاتا ہے۔

گڑھے کھودنا اور بھرنا

آم کا باغ لگانے سے پہلے زمین کا کیمیائی تجزیہ نہایت ضروری ہے۔ زمین کا ہموار ہونا لازمی ہے تاکہ بڑھتے ہوئے پانی کے بحران کے پیش نظر آبپاشی کی فراوانی کو یقینی بنایا جاسکے۔ پلانٹنگ بورڈ کی مدد سے پودوں کے لگانے کی جگہ کی نشاندہی کریں۔ نشان شدہ جگہ پر 1×1×1 میٹر سائز کا گڑھا کھودیں لیکن اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ اوپر والی ایک فٹ کی مٹی کو علیٰحدہ رکھیں اور باقی 2 فٹ نیچے والی مٹی کو علیٰحدہ رکھیں۔ کھودے گئے گڑھوں کو 2 سے 3 ہفتے کھلا چھوڑ دیں تاکہ سورج کی روشنی سے گڑھوں میں موجود بیماریاں پھیلانے والے جراثیم تلف ہوجائیں۔ پھر ان گڑھوں کی اوپر والی ایک فٹ کی مٹی، بھل اور گلی سڑی گوبر کی کھاد برابر برابر مقدار (1:1:1) کو اچھی طرح ملا کر گڑھوں میں بھر دیں لیکن گڑھوں کو اس آمیزے سے بھرتے وقت گڑھے کی سطح اونچی رکھیں پھر کھیت کو پانی لگا دیں۔ آبپاشی کے بعد گڑھے والی مٹی عمومی سطح سے نیچے ہوجائے تو وتر آنے پر آمیزے والی مزید مٹی ڈالیں۔ گڑھے والی جگہ کی سطح 4-5 انچ اونچی رکھیں۔ پھر دوبارہ آبپاشی کریں۔

نئے پودوں کا انتخاب

نئے باغات لگانے کے لئے بہتر حکمت عملی یہی ہے کہ پودوں کے حصول کے لئے ایسی نرسریوں کا انتخاب کیا جائے جہاں پودے جدید طرز پر تیار کئے گئے ہوں۔ ایسے پودوں کی باغ میں منتقلی سے پہلے ان کے پولی تھین بیگ اتارنا انتہائی ضروری ہے۔ تاہم ایسے پودے جس پر کسی بھی بیماری کی علامات موجود ہوں انہیں باغ میں منتقل کرنے سے اجتناب کیا جائے۔ ایسے پودوں کی تلفی فائدہ مند ثابت ہوگی۔

آم کے پودے لگانا

آم کے پودے سال میں دو مرتبہ لگاتے ہیں۔ ایک موسم بہار (فروری، مارچ) اور دوسرا موسم برسات (اگست، ستمبر) میں لگائے جاتے ہیں۔ آم کے پودے کھیت میں لگانے سے پہلے چند اہم امور کو مدنظر رکھنا چاہیے۔

نرسری کے پودے صحت مند ہوں۔ ایسے پودے منتخب کریں جن کا قد درمیانہ یعنی اونچائی 1.0 سے 1.3 میٹر ہو۔ پودے کی عمر 3 سال سے زیادہ نہ ہو۔ روٹ سٹاک اور سائن کی موٹائی برابر ہونی چاہئے۔ ایسا پودا منتخب کریں جس کی 3 تا 4 شاخیں ہوں۔ یک شاخہ پودا بھی استعمال ہوسکتا ہے۔ لیکن اسے کھیت میں لگانے کے بعد چوٹی سے کاٹ کر مطلوبہ پودا حاصل کیا جا سکتا ہے۔ پیوند کی اونچائی زمین سے "9 سے "12 تک ہونی چاہئے۔ پودے کا تنا زخمی نہ ہو۔ ایسے پودے کا انتخاب کریں جو بٹور اور سوکے وغیرہ کے اثرات سے مبرا ہو۔ ایسی نرسری سے پودے حاصل کریں جو آم کے باغات سے 100 میٹر کے فاصلے پر ہو۔

آم کے نئے لگائے گئے پودوں کی نگہداشت

مکمل احتیاطی تدابیر اور بہترین نگہداشت کے باوجود کچھ نئے لگائے گئے پودے سوکھ جاتے ہیں۔ یہ ایک فطری عمل ہے۔ انہیں فوراً تبدیل کر لینا چاہئے۔ آم کے ننھے پودے انتہائی نازک ہوتے ہیں۔ بہت گرمی اور سردی کی لپیٹ میں آجاتے ہیں۔ نئے لگائے گئے پودوں پر پہلی گرمی اور پہلی سردی کا اثر شدید ہوتا ہے۔ اس لئے نئے لگائے گئے پودوں کو گرمی اور سردی سے بچانے کے لئے مناسب حفاظتی تدابیر کرنا بے حد ضروری ہے۔ ابتدائی 5-4 سالوں میں پودوں سے پیداوار نہیں لینی چاہئے۔ آخر مارچ میں تمام پھول ڈنڈی سمیت کاٹ دینے چاہیے۔ اس طرح پودا پورا سال بڑھوتری کی منزلیں طے کرتا رہے گا۔ اس دوران پودا مناسب جسامت حاصل کر لیتا ہے۔ ابتدائی سالوں میں آم کے پودوں کے کاشتی امور کو اس حساب سے ترتیب دیا جاتا ہے کہ پودے اپنی نباتاتی بڑھوتری کر سکیں اور ان سے پھول کم سے کم نکلیں۔ جب پودے 5 سال کے ہو جائیں تو ان کو پھل لانے کی طرف راغب کرنا چاہئے۔ ان سے نباتاتی بڑھوتری اتنی ہی لینی چاہئے جتنی پھل لانے کے لیے ضروری ہے۔ نباتاتی بڑھوتری میں حد سے زیادہ اضافہ پھل لانے کی صلاحیت کو کم کرتا ہے۔ اس طرح زیادہ پھل اس کی نباتاتی بڑھوتری کو ضرورت سے کم کر دیتا ہے۔ جس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ اگلے سال فصل کی پیداوار کم ہو جاتی ہے۔ لہذا نباتاتی بڑھوتری اور پھل کی پیداوار میں ایک خاص تناسب کا قائم رہنا بہت ضروری ہے۔ یہ تناسب جب متاثر ہوگا تو درخت کی پیداواری صلاحیت متاثر ہوگی اور آخر کار پودوں میں بے قاعدہ ثمر آوری کا رجحان پیدا ہو جائے گا۔

بارشوں کے دوران کپاس کی نگہداشت

محمد ارشد، محمد اقبال، ڈاکٹر نوید اختر، ارباب جہانگیر، ڈاکٹر صباء اقبال

کپاس پاکستان میں نقد آور فصلوں میں سے ایک اہم فصل ہے جو قومی معیشت اور دیہی معاش میں نمایاں کردار ادا کرتی ہے۔ مون سون کا موسم جہاں پانی اور آبپاشی کے حوالہ سے اہم ہے وہیں پر یہ موسم کپاس کی فصل کے لیے کئی طرح کے چیلنجز بھی لاتا ہے۔ زیادہ بارشیں کپاس کے پودے پر منفی اثر انداز ہوتی ہیں۔ زیادہ بارشوں کی صورت میں کپاس کے پودوں کی غیر ثمر دار بڑھوتری میں تیزی آ جاتی ہے۔ کپاس کے کھیتوں کے اندر اور باہر دوسری نظر انداز جگہوں پر جڑی بوٹیوں کی بھرمار ہوتی ہے۔ اب چونکہ بارشوں کا موسم شروع ہو چکا ہے اس لیے کاشتکاروں کی رہنمائی کیلئے کپاس کی فصل پر بارش کے خطرات کو کم کرنے کی تدابیر ذیل میں پیش کی جا رہی ہیں۔

فصل میں پانی کی زیادتی نہ ہونے دیں

بارش کا پانی کھیت میں اگر 24 گھنٹے سے زیادہ دیر تک کھڑا رہے تو فصل کی بڑھوتری رک جاتی ہے۔ حتٰی کہ 48 گھنٹے پانی کھڑا رہے تو پودے مرجھانا شروع کر دیتے ہیں۔ کھیت میں اگر 72 گھنٹے سے زیادہ دیر تک پانی کھڑا رہے تو آخر کار پودے مرنے لگتے ہیں۔ فصل کو زیادہ پانی کے نقصان سے بچانے کے لیے کپاس کے کھیت میں کھڑا پانی کسی خالی نچلے کھیت میں نکال دیں۔ اگر پانی کپاس کے کھیت سے نہ نکالا جا سکتا ہو تو کھیت کے ایک طرف لمبائی کے رخ کھائی کھود کر پانی اس میں جمع کر دیں۔

نائٹروجن کی کمی کو پورا کرنا

ایک اندازے کے مطابق کھیت میں ایک دن پانی کھڑا رہنے سے زمینی نائٹروجن کے حصول میں کم از کم ایک پاؤنڈ فی ایکڑ روزانہ کی کمی واقع ہو جاتی ہے۔ وتر آنے پر یہ کمی اوپر کے پتوں کے پیلے رنگ کی صورت میں ظاہر ہوتی ہے۔ زمینی نائٹروجن پانی میں حل ہو کر جڑوں کے دائرہ اثر سے بہت نیچے چلی جاتی ہے۔ زیادہ پانی کی وجہ سے پودوں کی جڑیں کام کرنا بند کر دیتی ہیں اس لیے اگر فصل پیلی ہو جائے تو پانی نکالنے کے بعد جب زمین وتر آ جائے تو اس پر یوریا کا 1 سے 2 فیصد محلول بنا کر سپرے کریں تا کہ پودوں کی نشوونما دوبارہ شروع ہو جائے۔ اس کے علاوہ زنک سلفیٹ + میگنیشیم سلفیٹ اور بوران کا فولیئر سپرے بھی کارآمد ہو سکتا ہے۔

بیماریوں اور لشکری سنڈی کا تدارک

اس سنڈی کو قابو میں رکھنے کے لیے ضروری ہے کہ کپاس کے کھیتوں کی پیسٹ سکاؤٹنگ کے دوران کپاس کے پودوں کا بغور جائزہ لیتے رہیں۔ اگر کسی پودے پر اس کے انڈے یا چھوٹی سنڈیاں نظر آئیں تو ان کو ہاتھوں

کی مدد سے چن کر تلف کر دیں۔ اگر اس کا حملہ قدرے بڑی ٹکڑیوں میں ہو تو کھیت کے ان حصوں کی نشاندہی کر کے مناسب کیڑے مار زہر کے سپرے سے اس کو تلف کرنے کی کوشش کریں۔ زیادہ نمی پتوں کے دھبے، جڑوں کی سڑن اور کاٹن کرل وائرس جیسی بیماریوں کے حق میں ہے۔ ایسی صورت میں متاثرہ پتوں کو کھیت سے ہٹا دیں۔ محکمہ زراعت کے ماہرین کے مشورہ سے مناسب فنجی سائیڈز وغیرہ کا بروقت سپرے کریں۔

جڑی بوٹیوں کی تلفی

بارشوں کی وجہ سے کپاس کے کھیتوں میں جڑی بوٹیاں زیادہ اگنا شروع ہو جاتی ہیں جس سے کپاس کی فی ایکڑ پیداوار میں کمی واقع ہو جاتی ہے۔ گوڈی کے عمل میں رکاوٹ پڑ جانے کے صورت میں خاص طور پر چھوٹی عمر کی فصل میں جڑی بوٹیوں کی بہتات ہو جاتی ہے۔ کاشتکاروں کو چاہیے کہ جونہی کھیت وتر پر آئیں تو کپاس کے کھیت میں قطاروں کے درمیان ہل چلا کر اور پودوں کے درمیان ہاتھ سے گوڈی کر کے جڑی بوٹیوں کو تلف کرتے رہیں۔ یہ عمل اس وقت تک جاری رکھیں جب تک کپاس کے پودے اتنے بڑے نہ ہو جائیں کہ ان میں ہل چلانے سے پودوں کو نقصان پہنچنا شروع ہو جائے یا محکمہ زراعت کے ماہرین کے مشورہ سے جڑی بوٹی مار ادویات کا استعمال کریں۔

فصل کا قد مناسب رکھیں

زیادہ بارشوں کی وجہ سے پودے کا قد بہت بڑھ جاتا ہے جس سے بجائے پھل لینے کے پودا بڑھوتری کی طرف مائل ہو جاتا ہے۔ اگر غیر ضروری بڑھوتری کو نہ روکا جائے تو پیداوار کم ہونے کے ساتھ فصل بھی دیر سے تیار ہوتی ہے۔ اگر کپاس کے کھیتوں اور فضا میں نمی زیادہ ہو تو فصل کا قد تیزی سے بڑھنا شروع ہو جاتا ہے۔ اگر 60 دن کی کپاس کے اوپر والے حصے کی لمبائی 9 انچ سے زیادہ ہو اور چوٹی سے سفید پھول کا فاصلہ 6 انچ سے زیادہ ہو تو اس کا مطلب ہے کہ فصل کا قد ضرورت سے زیادہ بڑھ رہا ہے۔ ایسی صورت میں فصل کی بڑھوتری کو مناسب رکھنے کے لیے پانی کا وقفہ بڑھا دیں یا بڑھوتری کو روکنے والا مرکب استعمال کریں یا پھر مرکزی تنے کی ٹاپنگ (کٹائی) کریں تا کہ نچلی شاخوں پر موجود ٹینڈے اور گڈیاں وغیرہ اچھی طرح سے نشوونما پا سکیں۔

کپاس کی چنائی

بارشوں کے دوران جب روئی گیلی یا نم ہو تو اسے چننے سے گریز کریں۔ یہ فائبر کے معیار کو کم کرتا ہے اور فنگس کی نشوونما کو فروغ دیتا ہے۔ مرطوب مون سون حالات میں کپاس کو خراب ہونے سے بچانے کے لیے کپاس کو ہوادار اور بلند جگہ پر ذخیرہ کریں۔

مرچ کی کاشت

محمد امین، محمد ندیم، قیصر لطیف

مرچ کے پودے کی نباتاتی بڑھوتری اور نشوونما کے لیے مرطوب آب و ہوا اور 20 تا 25 ڈگری سینٹی گریڈ درجہ حرارت کی ضرورت ہوتی ہے سرخ مرچ کی کوالٹی اور زیادہ پیداوار کے لیے گرم اور خشک موسم درکار ہوتا ہے جب زمینی درجہ حرارت 10 ڈگری سینٹی گریڈ پر پہنچتا ہے تو پودے کی نشوونما رک جاتی ہے۔ بیج کا اگاؤ 18 تا 20 ڈگری سینٹی گریڈ پر بڑی آسانی سے ہوجاتا ہے جبکہ 13 ڈگری سینٹی گریڈ سے کم پر اگاؤ صحیح نہیں ہوتا۔ اگر پھول وپھل کے وقت درجہ حرارت 37 ڈگری سینٹی گریڈ سے بڑھ جائے تو پھول جھڑ جاتے ہیں۔ پھل نہیں لگتا پودے کی نشوونما اور پیداوار بری طرح متاثر ہوتی ہے جبکہ یہ فصل کورے کو بھی برداشت نہیں کرتی اسی لیے اگیتی اور بے موسمی فصل کے حصول کے لیے پلاسٹک ٹنل اور گرین ہاؤس کا رواج فروغ پا رہا ہے۔

پنیری کی کاشت

اگیتی بہاریہ فصل کے لیے مرچ کی نرسری کی کاشت اکتوبر کے آخری ہفتہ سے نومبر کے آخری ہفتہ تک کی جاتی ہے۔ نرسری ماہ فروری میں کھیت میں اس وقت منتقل کی جاتی ہے جب کورے کا خطرہ نہ رہے۔ مرچ سرد موسم برداشت نہیں کرتی لہذا بہاریہ فصل کی نرسری کو کورے سے بچانے کے لیے چھوٹی پلاسٹک ٹنل یا سرکنڈے یا کھوری کا استعمال بہت ضروری ہے۔ پچھیتی فصل کے حصول کے لیے مئی جون میں نرسری لگا کر جون جولائی میں کھیت میں منتقل کر دی جاتی ہے لیکن اس موسم میں فصل پر وائرس اور پھپھوند کی بیماری کا حملہ زیادہ ہے۔

شرح بیج اور نرسری کی تیاری

ایک ایکڑ رقبہ کے لیے پنیری تیار کرنے کے لیے دو تا تین مرلے اچھی زرخیز زمین جو کہ جزوی سایہ دار ہو منتخب کر لی جائے۔ زمین کی تیاری سے پہلے گوبر کی گلی سڑی کھاد (FYM) بحساب دو سے تین من فی مرلہ اچھی طرح زمین میں ملادی جائے زمین کو اچھی طرح ہموار کر کے ایک میٹر چوڑی اور حسب ضرورت لمبی اور اونچی کیاریاں بنائی جائیں۔

ایک ایکڑ رقبہ کی فصل کے لیے 250 گرام بیج لائنوں میں کاشت کیا جائے۔ لائنوں کا درمیانی فاصلہ سات سینٹی میٹر ہونا چاہیے تاکہ بعد میں جڑی بوٹیوں کا تدارک آسانی سے ہو سکے بیج کو ایک سینٹی میٹر گہرائی پر کاشت کریں اور بعد میں مٹی کی ہلکی سی تہہ سے ڈھانپ دیں بجائی کے بعد کیاریوں کو سرکی یا کھوری سے اچھی طرح ڈھانپ دیں۔ کیاریوں کو ڈھانپنے کے بعد آبپاشی اس طرح کریں کہ زمین بیج کے اگاؤ تک وتر حالت میں رہے۔ نرسری میں جڑ کے اکھیڑے کی بیماری حملہ آور ہوسکتی ہے اس کے پیشگی تدارک کے لیے کوئی بھی پھپھوندکُش زہر ایک گرام فی لٹر پانی ہفتہ کے وقفہ سے دو دفعہ استعمال کریں اگر دوائی کا حصول مشکل ہو تو نیلا تھوتھا بحساب دو گرام فی لٹر پانی کے حساب سے استعمال کریں۔ یاد رہے کہ کافی مقدار میں بیج کھیت کے کیڑوں کی نظر ہو جاتا ہے اس نقصان سے بچنے کے لیے نرسری کے ارد گرد کیڑے مار ادویات کا استعمال بہت ضروری ہے۔ علاوہ ازیں کاشت کے فوراً بعد کلور پیری فاس پانی میں ملا کر فوارہ کی مدد سے نرسری کو لگائیں۔

کھیت کی تیاری

مرچ کے لیے زرخیز زمین جس میں پانی کا نکاس بہت اچھا ہو منتخب کرنی چاہیے کاشت سے دو ماہ پہلے ایک بار مٹی پلٹنے والا ہل چلا کر زمین اچھی طرح ہموار کرلیں اور 15 تا 20 ٹن فی ایکڑ گوبر کی گلی سڑی کھاد (FYM) ڈالیں اور زمین میں اچھی طرح مکس کر کے سہاگہ چلائیں۔

پودوں کی منتقلی اور آبپاشی

جب مرچ کی پنیری یا پودا 08 تا 10 سینٹی میٹر ہو جائے تو کھیت میں منتقل کر دیں کھیت میں پودے کی منتقلی سے پہلے پٹڑیوں کی درمیانی نالیوں میں پانی چھوڑ دیں پھر کھڑے پانی میں 30 تا 45 سینٹی میٹر کے فاصلے پر پٹڑی کے مشرقی سمت میں پودے لگائیں منتقلی کے تین چار دن بعد ہلکی آبپاشی کریں۔ شروع میں ہفتہ وار آبپاشی کرتے رہیں بعد میں آبپاشی کا وقفہ ضرورت کے مطابق کم یا زیادہ کیا جا سکتا ہے۔

کیمیائی کھادوں کا استعمال

مرچ کی کامیاب فصل کے لیے ایک ایکڑ میں 66 کلوگرام نائٹروجن، 46 کلوگرام فاسفورس اور 25 کلوگرام پوٹاش کی ضرورت ہوتی ہے اس مقدار کے لیے دو بوری ڈی اے پی اور ایک بوری پوٹاش زمین کی تیاری کے وقت استعمال کریں۔ جب پودے اچھی طرح جڑ پکڑلیں تو ایک بوری امونیم نائٹریٹ یا آدھی بوری یوریا ڈال دیں۔ خودرو پودوں کو تلف کرنے کے لیے تین چار گوڈیوں کی ضرورت پڑتی ہے۔ لہذا باقی ماندہ نائٹروجن ایک ایک مہینہ کے وقفہ سے امونیم نائٹریٹ ڈال کر پوری کر دی جائے۔ اس عمل سے پودوں کی صحت اور پیداوار پر مثبت اثرات پڑتے ہیں۔ دوغلی اقسام کاشت کرنے والے کسان فصل کی پیداواری صلاحیت کو مدنظر رکھتے ہوئے کھاد کا زیادہ استعمال کریں۔

گوڈی اور جڑی بوٹیوں کا کیمیائی تدارک

جڑی بوٹیاں پیداوار پر بری طرح اثر انداز ہوتی ہیں ان کا تدارک انتہائی ضروری ہے۔ اگر پودوں کی منتقلی سے پہلے جڑی بوٹی مار ادویات مثلاً پینڈی میتھالین بحساب ایک لٹر فی ایکڑ استعمال کر لی جائے تو چار پانچ گوڈیوں کی بچت ہو جاتی ہے جب پودے بہتر طریقے سے نشوونما پا رہے ہوں تو پھول نکالنے سے پہلے اچھی طرح گوڈی کر کے پودوں کو مٹی چڑھا دینا بہت ضروری ہے۔ پودوں کو مٹی چڑھانے سے پانی براہ راست پودے کے تنے کو نہیں چھوتا جس سے فصل بہت سی بیماریوں (تنے کے گلاؤ کی بیماری) سے کافی حد تک بچ جاتی ہے۔

- فصل پر حملہ آور ہونے والی بیماریاں درج ذیل ہیں:

جڑ کا اکھیڑا، تنے کا گلاؤ، پودے کا مرجھاؤ، کوڑھ، پھل کی سڑن، وائرس، نیماٹوڈ، پھپھوندی

- فصل پر حملہ آور ہونے والے کیڑے درج ذیل ہیں۔

چست تیلہ، سست تیلہ، سفید مکھی، امریکن سنڈی، لشکری سنڈی، لیف مائنز، چور کیڑا، دیمک، چوہے، جوئیں، پھل کا گڑواں

برداشت

سرخ مرچ کی پیداوار اور اس سے بیج لینے کے لیے خشک اور گرم موسم درکار ہوتا ہے۔ برداشت کے وقت مرچیں اچھی طرح پکی اور سرخ ہونی چاہییں۔ پہلی چنائی مئی کے آخر یا جون میں جبکہ دوسری چنائی جولائی میں ہوگی چنائی کے بعد مرچ 2 تا 3 دن کے لیے سایہ میں ڈھیر کر دیں تا کہ تمام مرچیں یکساں رنگت اختیار کر لیں بعد ازاں بکھیر کر اچھی طرح خشک کر لیں ورنہ نمی کے باعث سٹور میں اس کی رنگت تبدیل ہو جائے گی اس میں کیمیائی تبدیلی (Aflatoxin) رونما ہو جائے گی اور اس سے یہ مرچ برآمد کے قابل نہ رہے گی جس سے کوالٹی پر برا اثر پڑتا ہے اور مارکیٹ میں قیمت کم ملتی ہے مرچ کی عام اقسام سے چار سے پانچ ٹن فی ایکڑ سبز مرچ کی پیداوار حاصل کی جا سکتی ہے۔

نوٹ: بے موسمی کاشت ہونے والی مرچ کی درآمد شدہ اقسام کی پیداوار موسمی مرچ کی اقسام سے دو سے تین گنا زیادہ ہوتی ہے کیونکہ ان کے لیے موافق پیداواری حالات مہیا کیے جاتے ہیں اور جینیاتی طور پر زیادہ کھاد جذب کرنے کے ساتھ زیادہ پیداواری صلاحیت کی مالک بھی ہوتی ہیں مرچوں کو خشک کر کے پاؤڈر بنا لیا جاتا ہے تا کہ زیادہ دیر تک محفوظ کیا جا سکے گھریلو پیمانے پر سرخ مرچوں کو ململ کے کپڑوں سے ڈھانپ کر دو تین دن تک دھوپ میں رکھ کر خشک کر لیا جاتا ہے جبکہ تجارتی طور پر مرچوں کو خشک کرنے کے لیے ٹنل ڈرائر کا استعمال کیا جاتا ہے۔

لیمن گراس (Lemon grass)

ڈاکٹر محمد ادریس، محمد نواز، حسنین جواد، ڈاکٹر محمد عارف، ڈاکٹر آصف امین، ڈاکٹر نوید

لیمن گراس ایک ایسا پودا ہے جس کے پتوں کو مسلیں تو لیمن جیسی خوشبو آتی ہے۔ اِسی لیے اس کو لیمن گراس کہتے ہیں۔ اس کے پتوں کو ابال کر بطور چائے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ اِسی لیے اس کا دوسرا نام لیمن ٹی پلانٹ بھی ہے۔ اس کے پودے کی لمبائی 4 سے 6 فٹ ہوتی ہے۔

اہمیت

جدید ریسرچ سے ثابت ہوا ہے کہ لیمن گراس سے تیار سبز چائے معدہ، نرخرہ، بڑی آنت، جگر، لبلبہ، چھاتی اور پھیپھڑوں کے کینسر سے بچاؤ کے لیے مفید ہے۔ اسکی سبز چائے کولیسٹرول لیول کو کم کرتی اور خون کو پتلا کرتی ہے جس کی وجہ سے دل کی خطرناک بیماریوں اور فالج کا امکان کم ہو جاتا ہے۔ لیمن گراس تیل کا ایک اہم جزو سٹرول (Citrol) ہے جو کہ کاسمیٹک، پرفیوم اور ادویات سازی میں استعمال ہوتا ہے۔ لیمن گراس کے اندر موجود مرکبات کی وجہ سے حشرات خصوصاً مچھر دور بھاگتا ہے، لہٰذا جس گھر میں اس کے پودے موجود ہوں مکھی مچھر اور خطرناک کیڑوں سے محفوظ رہتا ہے۔

موزوں علاقے

اگرچہ وسطی فیصل آباد کی زمین اس کے لیے نہایت موزوں ہے۔ تاہم شمالی پنجاب کے مقابلے میں اسے جنوبی پنجاب میں زیادہ کامیابی کے ساتھ اگایا جا سکتا ہے۔

زمین اور آب و ہوا

یہ پودا بڑا سخت جان ہے۔ گرم مرطوب آب و ہوا اس کے لیے نہایت موزوں ہے۔ یہ پودا آبپاشی والے علاقوں میں ہر جگہ کاشت کیا جاسکتا ہے۔

زمین کی تیاری

بونے سے پہلے زمین کو 3 سے 4 مرتبہ ہل چلا کر تیار کرلیا جائے اور 6 سے 8 ٹن فی ایکڑ گوبر کی گلی سڑی کھاد کھیت میں ڈال دی جائے اور ہل چلا کر زمین میں ملا دیا جائے اس سے نہ صرف زمین کے نامیاتی مادہ میں اضافہ ہوگا بلکہ پودے کے لیے عناصر صغیرہ اور عناصر کبیرہ بھی وافر مقدار میں میسر ہونگے اور پیداوار میں خاطر خواہ اضافہ ہوگا۔

طریقہ کاشت

ڈیڑھ، ڈیڑھ فٹ کے فاصلہ پر بنی ہوئی کھیلیوں کے سروں پر 8 سے 9 انچ کے فاصلہ پر ایک یا دو پودے جڑ سمیت اکٹھے لگائے جاتے ہیں۔ ہموار زمین پر بھی اس کی کاشت کی جاسکتی ہے۔

آبپاشی

کاشت کے فوراً بعد پانی لگا دینا چاہیے۔ ایک ہفتہ کے بعد دوسرا پانی لگائیں اور پھر ضرورت کے مطابق پانی لگاتے رہیں۔

گوڈی

جڑی بوٹیوں کی تلفی بہت ضروری ہے، اس مقصد کے لیے کھرپے یا کسّی سے لائنوں کے درمیان 15 سے 20 دن کے وقفے سے تین گوڈیاں کی جائیں اس سے نہ صرف جڑی بوٹیاں تلف ہوں گی بلکہ زمین میں ہوا کا گزر بھی اچھا ہوگا اور پودے کی بڑھوتری پر بھی اچھا اثر پڑے گا۔

برداشت

لیمن گراس کا پودا بوائی کے 90 دن بعد کٹائی کے لیے تیار ہو جاتا ہے۔ بقیہ کٹائیاں 50 سے 55 دن کے بعد کی جاسکتی ہیں۔ اس طرح 4 سے 5 کٹائیاں ایک سال کے دوران لی جاسکتی ہیں۔ اگر اس کو بطور گرین ٹی استعمال کرنا ہو تو پودے کو چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں میں ٹوکہ کی مدد سے کاٹ لیں اور دھوپ میں اچھی طرح خشک کرلیں۔ اگر اس دوران بارش ہو جائے تو اس کی کوالٹی بری طرح متاثر ہوسکتی ہے۔ اگر اس کا آئل درکار ہو تو ایک ایکڑ سے 10 کلوگرام تیل نکل سکتا ہے۔ مارکیٹ میں اس کے خشک پتوں کو تنوں سمیت کاٹ کر 300 سے 400 روپے فی کلوگرام فروخت کیا جاسکتا ہے۔

پیداوار

400 سے 500 من فی ایکڑ سبز پتے آسانی سے حاصل ہو جاتے ہیں۔

گوار کی کاشت

گوار ایک پھلی دار فصل ہے۔ اس میں پروٹین کی مقدار 19 فیصد تک موجود ہوتی ہے۔ عام طور پر مویشی گوار کے چارہ کو بہت زیادہ پسند نہیں کرتے اس لئے اسے دوسرے چارہ جات مثلاً جوار اور مکئی وغیرہ کے ساتھ ملا کر کاشت کیا جاتا ہے۔ اس کی کاشت عموماً کم بارش والے علاقوں میں کی جاتی ہے تاہم آبپاش علاقوں میں بھی چارے کی اچھی فصل حاصل کی جاسکتی ہے۔ اس کو اگر پھول آنے پر ہل چلا کر زمین میں دبا دیا جائے تو زمین کی زرخیزی میں اضافہ کرتا ہے۔ گوار کی پھلیاں بطور سبزی بھی استعمال ہوتی ہیں۔

گوار کے بیج کی اہمیت

گوار کا بیج صنعتی اہمیت کا حامل ہے۔ اس سے بننے والی دال اور گم بہت سی صنعتوں میں استعمال ہوتی ہے۔ اس کی دال اور گم کی برآمد سے کثیر زرِمبادلہ کمایا جا سکتا ہے۔ اس کے بیج میں 33 فیصد پروٹین پائی جاتی ہے۔ صنعتی استعمال کے لئے اس کے بیج کی زیادہ تر خرید و فروخت سرگودھا، میانوالی، بھکر، لیہ اور کراچی میں ہوتی ہے۔

گوار کی منظور شدہ اقسام

تھل گوار

یہ گوار کی چھوٹے قد والی قسم ہے۔ پودے پر شاخوں کی تعداد 8 سے 10 تک ہے۔ یہ قسم جلد پک کر تیار ہو جاتی ہے۔ یہ بارانی علاقوں میں کاشت کے لیے موزوں ہے۔ یہ نقصان دہ کیڑے اور بیماریوں کے خلاف قوت مدافعت رکھتی ہے۔ یہ کم پانی سے تیار ہو جاتی ہے۔ سبز چارہ کی پیداواری صلاحیت 360 من فی ایکڑ تک ہے جبکہ بیج کی پیداواری صلاحیت 25 تا 28 من فی ایکڑ ہے۔

بی آر-2022

گوار کی اس قسم کے پودے پر شاخوں کی تعداد 4 سے 6 تک ہے۔ یہ قسم آبپاش علاقوں میں کاشت کے لیے بہت موزوں ہے۔ یہ نقصان دہ کیڑے اور بیماریوں کے خلاف قوت مدافعت رکھتی ہے۔ سبز چارہ کی پیداواری صلاحیت 380 من فی ایکڑ تک ہے اور بیج کی پیداواری صلاحیت 24 سے 27 من تک فی ایکڑ ہے۔

بی آر-2021

یہ ایک شاخ والی قسم ہے اور پکنے میں اگیتی ہے۔ اس قسم پر کنڈ نہیں ہوتی جس کی وجہ سے کاٹنے میں آسان ہے۔ کیڑوں اور بیماریوں کے خلاف قوت مدافعت رکھتی ہے۔ سبز چارہ کی پیداواری صلاحیت 340 من فی ایکڑ تک ہے اور بیج کی پیداواری صلاحیت 25 تا 26 من فی ایکڑ ہے۔

بی آر-2017

یہ بھی ایک شاخ والی چھوٹے قد کی قسم ہے جو کہ دیگر اقسام کی نسبت 20 تا 25 دن پہلے پک کر تیار ہو جاتی ہے۔ اس قسم پر پھلیاں گچھوں کی شکل میں لگتی ہیں اور زیادہ تعداد میں لگتی ہیں۔ اس کے بیج کا سائز درمیانہ ہے۔ کیڑوں اور بیماریوں کے خلاف قوت مدافعت رکھتی ہے۔ سبز چارہ کی پیداواری صلاحیت 350 من فی ایکڑ تک ہے اور بیج کی پیداواری صلاحیت 23 تا 24 من فی ایکڑ ہے۔

بی آر-99

یہ ایک شاخ والی، لمبے قد کی قسم ہے۔ اس کے بیج کا سائز موٹا ہے۔ کیڑوں اور بیماریوں کے خلاف قوت مدافعت رکھتی ہے۔ سبز چارہ کی پیداواری صلاحیت 320 من فی ایکڑ تک ہے اور بیج کی پیداواری صلاحیت 18 تا 19 من فی ایکڑ ہے۔

ماخوذ پیداواری منصوبہ خریف کے چارے 2025، محکمہ زراعت، حکومت پنجاب

شرح بیج

چارے والی فصل کے لیے شرح بیج 20 تا 25 کلوگرام فی ایکڑ رکھیں۔ بیج والی فصل کی بوائی بذریعہ چھٹہ کرنے کے لئے 10 تا 12 کلوگرام اور بذریعہ ڈرل بوائی کے لیے 7 کلوگرام بیج فی ایکڑ استعمال کریں۔

وقت کاشت

چارے کے لیے یہ فصل جولائی تک کاشت کی جاسکتی ہے جبکہ سبز پھلیوں کے لیے وسط فروری تا وسط مارچ میں کاشت کریں۔ بیج والی فصل کا موزوں وقت کاشت جون کا مہینہ ہے۔ اس کو سبز کھاد کے طور پر استعمال کرنے کے لیے فصل کی کاشت مئی میں کرنی چاہیے۔

آب وہوا

اس کی کاشت کے لیے گرم آب وہوا درکار ہے۔ یہ فصل پانی کی کمی کو کافی دیر تک برداشت کر لیتی ہے۔

زمین کی تیاری

ہلکی میرا زمین جس کا نکاس اچھا ہو اس کی کاشت کے لیے موزوں ہے۔ زمین کو دو بار ہل اور ایک بار سہاگہ چلا کر تیار کریں۔ زمین کا اچھی طرح تیار اور جڑی بوٹیوں سے صاف ہونا اچھی پیداوار کے حصول کے لیے بنیادی شرط ہے۔ زمین بالکل ہموار ہونی چاہیے کیونکہ نشیبی جگہوں پر پانی کھڑا ہونے سے فصل کے پودے مرجاتے ہیں اور اونچی جگہوں پر پانی نہ پہنچنے سے اس کا اُگاؤ صحیح نہیں ہوتا۔ دونوں صورتوں میں پیداوار میں کمی واقع ہوتی ہے اس لئے زیادہ بہتر ہے کہ زمین کی ہمواری بذریعہ لیزر لینڈ لیولر کریں۔

طریقہ کاشت

بیج کے لئے کاشت ڈیڑھ فٹ کے باہمی فاصلے پر قطاروں میں کریں جبکہ چارے کے لیے قطاروں کا باہمی فاصلہ ایک فٹ رکھیں۔ بذریعہ چھٹہ بھی اس کی بوائی کی جاسکتی ہے۔ بوائی تروتر زمین میں کریں۔ کاشت سے پہلے بیج کو ایک گھنٹہ کے لیے پانی میں بھگو لیا جائے تو اُگاؤ جلد اور بہتر ہوتا ہے۔ بیماریوں کے تدارک کے لئے بوائی سے پہلے بیج کو سفارش کردہ پھپھوندی کش زہر لگائیں۔

کھادوں کا استعمال

کھاد کی مقدار کا تعین زمین کے لیبارٹری تجزیہ کی بنا پر کریں تاہم اوسط زرخیز زمین کے لیے درج ذیل سفارشات پر عمل کریں۔

مقدار غذائی اجزاء (کلوگرام فی ایکڑ)			کیمیائی کھادوں کی مقدار (بوریاں فی ایکڑ)
نائٹروجن N	فاسفورس P	پوٹاش K	بوقت بوائی
9	23	0	ایک بوری ڈی اے پی

نوٹ: جب پھول آرہے ہوں تو بیج والی فصل کو ایک بوری یوریا فی ایکڑ اضافی ڈالیں۔

جڑی بوٹیوں کا تدارک

گوار کی فصل میں جڑی بوٹیاں کافی تعداد میں اُگ آتی ہیں۔ زمین کی تیاری کے وقت آخری ہل سہاگہ سے پہلے جڑی بوٹی مار زہر پینڈی میتھالین بحساب 1.5 لٹر فی ایکڑ استعمال کرنے سے جڑی

بوٹیاں کافی حد تک ختم کی جاسکتی ہیں۔ بیج والی فصل میں گھاس خاندان کی جڑی بوٹیوں کے تدارک کے لئے بعد از اُگاؤ اثر کرنے والی سفارش کردہ جڑی بوٹی مار زہریں بھی سپرے کی جاسکتی ہیں۔

آبپاشی

گوار کی فصل کو عام طور پر 3 پانی درکار ہوتے ہیں۔ موسمی حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے پہلا پانی بوائی کے 20 تا 35 دن بعد، دوسرا پانی فصل پر پھول آنے اور تیسرا پانی پھلیاں بننے پر لگائیں۔

نقصان دہ کیڑوں اور بیماریوں کا تدارک

گوار کی فصل پر سفید مکھی اور چُست تیلہ کا حملہ ہوسکتا ہے۔ ایسی صورت میں بیج والی فصل پر سفارش کردہ زہر کا سپرے کریں۔ بعض اوقات فصل میں سوکے کی بیماری دیکھنے میں آتی ہے جس کا تدارک فصلوں کے ادل بدل سے کیا جاسکتا ہے۔ بیماریوں کے تدارک کے لیے بوائی سے پہلے بیج کو سفارش کردہ پھپھوندی کش زہر لگائیں۔

برداشت

گوار کا چارہ بوائی کے ڈیڑھ تا دو ماہ میں کاٹنے کے قابل ہو جاتا ہے۔ 50 فیصد پھول آنے پر فصل غذائیت سے بھرپور ہوتی ہے لہٰذا کٹائی کا مناسب ترین وقت بھی یہی ہے۔ بیج والی فصل کو 90 فیصد پھلیاں پکنے پر برداشت کریں۔ عام طور پر بیج والی فصل نومبر میں پک کر تیار ہو جاتی ہے۔ بیج والی فصل کو کٹائی کے بعد چھوٹی چھوٹی ڈھیریوں میں رکھیں تاکہ اچھی طرح خشک ہو جائے۔ گوار کی توڑی اونٹ اور بکریوں کی خوراک کے طور پر بھی استعمال ہوتی ہے۔

پاکستان میں

خوشنما پتوں کی کاشت

تزکیہ حسین، پروفیسر ڈاکٹر افتخار احمد

پاکستان میں تراشیدہ پتوں کی کاشت تقریباً 80 تا 90 ایکڑ رقبے پر کی جارہی ہے جس میں زیادہ تر حصہ صوبہ پنجاب میں کاشت کیا جاتا ہے۔ چند اہم خوشنما تراشیدہ پتوں کے طور پر استعمال ہونے والے پودے درج ذیل ہیں:

رسکس (Ruscus)، فونکس پام (Phoenix Palm)، منی پلانٹ (Pothos)، اسپر اگس (Asparagus)، ڈرائی سینا (Draceena)، اریوکیریا (Araucaria)، فائیکس (Ficus)، مروا (Marwa)، فلوڈینڈرون (Philodendron)، فرن (Fern)، کنگھی پام (Cycas Palm)، ڈائفنبکیا (Dieffenbachia)، سائپرس (Cyprus)، برڈ آف پیراڈائیز (Bird of Paradise)، مورپنکھ (Thuja)، کروٹن (Croton)، الپینیئم (Alpinium)، کلورفائٹم (Chlorophytum)، ایگلونیما (Agloenema)، گلچاند (Gardenia) گولڈن پام (Areca Palm)، سدابہار جھاڑی (Euonymus Japonicus)

پاکستان بطورِ ایک زرعی ملک مختلف اقسام کے خوشنما پتوں کو اگانے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ اس ملک میں چار موسموں اور تقریباً سارا سال دھوپ کی موجودگی پودوں کی نشوونما میں بہت معاون و مددگار ہوتی ہے۔ پاکستان کا محل وقوع تجارتی لحاظ سے نہایت اہم ہے۔ جدید تراشیدہ پھولوں کی صنعت خوشنما پتوں کے بغیر زیادہ دیر چل نہیں سکتی۔ آج کل سدابہار پودے سبز اور چاندی رنگ کے مختلف پتوں کے ساتھ بہت مقبول ہو رہے ہیں۔ پاکستان میں پھولوں اور دیگر آرائشی فصلیں اگانے کی صنعت بنیادی

طور پر بڑے شہروں کراچی ، حیدر آباد، لاہور ، راولپنڈی، اسلام آباد، ملتان، فیصل آباد اور کوئٹہ کے اردگرد واقع ہے جبکہ لاہور کے قریب پتوکی اور اسکے مضافات میں پھولدار فصلوں کی بڑے پیمانے پر بھی کاشت کی جاتی ہے۔روایتی پھول نسبتاً مہنگے ہونے کے باعث آجکل آرائشِ گُل میں خوشنما پتوں کا بکثرت استعمال فروغ پا رہا ہے۔

پتوکی پاکستان میں پھولوں اور تراشیدہ پتوں کی کاشت کے مرکز کے طور پر جانا جاتا ہے۔قصور اور شیخوپورہ کے بعض علاقوں میں بھی پھولوں اور خوشنما پتوں کی کاشت کی جاتی ہے۔ پتوکی پھول منڈی تراشیدہ پھولوں خصوصاً گلاب کی کاشت اور خرید و فروخت کی بڑی منڈی ہے ۔خوشنما پتوں اور تراشیدہ پھولوں کو لکڑی یا گتے کے ڈبے میں بند کر کے ریلوے اور سڑک کے ذریعے دوسرے شہروں کو ترسیل کیا جاتا ہے۔ پاکستان میں مروہ، کنگی پام، فائیکس اور فونکس پام کی اقسام زیادہ تر خوشنما پتوں کے طور پر بڑے پیمانے پر کاشت کی جاتی ہیں۔جبکہ ربن گراس، ایسپیر اگراس، ڈرائیسینا بھی محدود پیمانے پر کاشت کئے جاتے ہیں۔

خوشنما تراشیدہ پتوں کی افزائش

خوشنما تراشیدہ پتوں کو زیادہ تر قلم کاری، بذریعہ تقسیم (Division) یا بیج کے ذریعے کاشت کیا جاتا ہے۔غیر تولید طریقہء افزائش کے لیے پودوں کی قلمیں نامیاتی مادہ (UAF-Gro) کے خاص تناسب،کوکو پیٹ اور چاول کے چھلکے سے تیار شدہ خاک (Rice hulls ash) کو ملا کر افزائش کیا جاتا ہے۔ یہ تراشیدہ پتوں اور گملے میں کاشت کئے جانے والے پودوں کی افزائش کے لیے نہایت موزوں ہے بلکہ دوسرے درآمد شدہ مواد کی نسبتاً قدرے سستا بھی ہے۔ پودوں کی افزائش کے لیے جولائی اگست یا فروری مارچ کے مہینے موزوں ہوتے ہیں۔ کیونکہ اس دوران ہوا میں نمی کا تناسب بھی مناسب ہوتا ہے اور پودے کی بڑھوتری کے لیے درجہ حرارت بھی موزوں ہوتا ہے۔تراشیدہ پتوں کی افزائش کے لیے ایک سال پرانی شاخ سے 4 تا 5 آنکھوں والی قلم، جس کی لمبائی 20 تا 22 سینٹی میٹر (8 تا 9 انچ) ہو کاٹ کر پلاسٹک کی تھلیوں میں نامیاتی آمیزہ یا پلاسٹک کے چھوٹے گملوں میں پولی تھین شیٹ سے ڈھانپ کر گرین ہاؤس یا شیڈ میں گرین نیٹ ڈال کر رکھا جاتا ہے اور پولی تھین شیٹ کا منہ دونوں سروں سے بند کر دیا جاتا ہے۔

جڑوں کی پھوٹ اور بڑھوتری کے لیے جڑ بنانے والی کیمیائی اجزاء (Rooting hormones) Indole-3-acetic acid (IAA) یا Indole-3-butyric acid (IBA) کے 5 تا 10 سیکنڈ کے لیے 1000 ملی گرام فی لٹر پانی کے محلول میں ڈبو کر لگانے سے جڑ آوری کا عمل تیز ہو جاتا ہے اور پودے ایک تا دو ہفتے کے اندر جڑیں بنانا شروع کر دیتے ہیں۔ جڑوں کے پھوٹنے اور آنکھوں سے نئی کونپلیں اور پتے نکلنے کے عمل کے لیے 4 تا 6 ہفتوں کا دورانیہ درکار ہوتا ہے۔ اس دوران پنیری کی خصوصی دیکھ بھال کرنی پڑتی ہے جس میں حسبِ ضرورت آبپاشی اور پھپھوندی سے بچاؤ کے لیے پھپھوندی کش زہر کے 2 گرام فی لٹر پانی کے محلول کا حملے کی صورت میں سپرے کیا جاتا ہے۔قلموں کی مناسب بڑھوتری اور نشوونما کے لیے این پی کے (20:20:20) کھاد کے 1 گرام فی لٹر پانی محلول کا ہفتے میں ایک بار سپرے کرنا چاہیے۔

خوشنما پتوں پر اثر انداز ہونے والی بیماریوں اور نقصان دہ کیڑوں کا تدارک

سفوفی پھپھوندی (Downy Mildew)	کالے دھبے (Black spot)
مرجھاؤ (Wilt)	منہ سڑی (Anchracnose)
سرنگ بنانے والا کیڑا (Leaf minor)	نیلی تتلی (Cycad blue)

پتوں پر زیادہ تر پھپھوندی اور چور کیڑوں (Cut worms) کا حملہ ہوتا ہے جس کی روک تھام کے لیے پھپھوندی کش زہر دو گرام فی لٹر پانی محلول کا سپرے اور کٹ ورم کے حملے کی صورت میں دانے دار زہر کا کیاریوں اور گملوں کے گرد چھڑکاؤ کیا جاتا ہے۔ پھپھوند کش زہر کا انتخاب محکمہ زراعت کے مقامی زرعی ماہرین کے مشورے سے کریں۔

خوشنما پتوں کو زیادہ دیر تک تازہ رکھنے کے لیے سفارشات

پتوں کی برداشت کے لیے تیز دھار قینچی یا چاقو کا استعمال کرنا چاہیے اور کٹائی کے بعد پتوں کو زمین پر رکھنے سے گریز کریں تاکہ جراثیم اور مٹی سے محفوظ رہیں۔ پتوں کو کاٹنے کے بعد پانی کی صاف بالٹیوں میں رکھ کر کم درجہ حرارت پر جلد از جلد منتقل کر دیں۔ پتوں کی نگہداشت کے لئے استعمال ہونے والے آلات اور بالٹیوں کو بلیچ کے 5 فیصد محلول سے روزانہ صاف کریں تاکہ جراثیم سے بچا جاسکے۔

- کٹائی دن کے کم درجہ حرارت والے حصے میں کریں
- کٹائی کے بعد گُچھے بنانے کے عمل اور کھیت سے پتوں کی منتقلی کے دوران احتیاط کرنی چاہیے
- خوشنما پتوں کی پروسیسنگ کے دوران استعمال ہونے والی بالٹیاں/ٹب ہر قسم کے کچرے اور جراثیم سے پاک ہونے چاہیں
- پتوں کو ایتھلین پیدا کرنے والی اشیاء سے دور رکھیں
- پتوں کو زیادہ دیر تک تر و تازہ رکھنے کے لیے زرعی یونیورسٹی فیصل آباد کے شعبہ فلوری کلچر میں کمرشل فلوری کلچر لیبارٹری نے (PakBloomia Universal Flower Food) کے نام سے غذائی محلول تیار کیا ہے جس محلول میں فونکس پام کو 10 تا 15 دن بلکہ رسکس کے پتوں کو 25 تا 28 دن تک تر و تازہ رکھا جاسکتا ہے

15 تا 31 جولائی 2025

کپاس کا پتہ مروڑ وائرس (CLCuV)

- اس بیماری کی وجہ سے پتوں کی رگیں پھول جاتی ہے، پتے عام طور پر اوپر کی طرف اور نیچے کی طرف مڑ جاتے ہیں اور شدید حملہ کی صورت میں نچلی سطح پر چھوٹے پتے نمودار ہو جاتے ہیں۔ اس سال کپاس کی فصل پر وائرس کے اثرات زیادہ مشاہدہ میں آ رہے ہے لہٰذا اس کو کنٹرول کرنے کے لیے مندرجہ ذیل اقدامات بہت ضروری ہیں۔
- باغات، کھالوں اور وٹوں پر اگی ہوئی جڑی بوٹیاں تلف کریں
- پتہ مروڑ وائرس سفید مکھی کے ذریعے بہت جلد پھیلتا ہے لہٰذا اس کے انسداد کے لیے مختلف کیڑے مار زہروں کے ساتھ ساتھ حیاتیاتی انسداد کو بھی زیادہ سے زیادہ بروئے کار لائے اور فصل کے دوست کیڑوں کو زیادہ سے زیادہ بڑھائیں
- اگر وائرس کا حملہ فصل کے آغاز میں ہو جائے تو چھدرائی دیر سے کریں اور متاثرہ پودے تلف کر دیں بہاریہ فصلوں خاص طور پر سبزیوں کی باقیات فوراً تلف کر دے۔ موسم بہار کی فصلات پر سفید مکھی کا تدارک کرے تاکہ یہ کپاس کی فصل پر کم سے کم منتقل ہو
- صحت مند فصل ہی بیماری کا بہتر مقابلہ کرسکتی ہے۔ اس لیے کپاس کی قسم کے مطابق سفارش کردہ پیداواری ٹیکنالوجی مثلاً وقت کاشت، آبپاشی، تحفظ نباتات پر عمل کیا جائے

- زنک سلفیٹ (33 فیصد) 250 گرام، بوریکس 250 اور میگنیشیم سلفیٹ 300 گرام 100 لٹر پانی میں حل کر کے بوائی کے بعد بالترتیب 75، 60 اور 90 دن کے وقفہ سے تین سپرے کریں

تل

- تل کی کاشت کے لیے درمیانی اور بھاری میرا زمین جس میں پانی جذب کرنے اور نمی برقرار رکھنے کی صلاحیت ہو موزوں ہے۔ چکنی اور پانی جذب نہ کرنے والی زمینوں میں بارش یا آبپاشی کا پانی کھڑا ہونے سے پودے مرنا شروع ہو جاتے ہیں۔ اس لیے ایسی زمینوں پر تل کاشت کرنے سے اجتناب کرنا چاہیے۔ زیادہ ریتلی، سیم وتھور زدہ اور نشیبی زمینیں بھی تل کی کاشت کے لیے موزوں نہیں ہیں
- پنجاب میں عام کاشت کے لیے سفید تل کی منظورشدہ اقسام ٹی ایچ-6، ٹی ایس-5، نیاب پرل، ٹی ایس-3، نیاب تل 2016، نیاب ملینیم، انمول تل اور بلیک تل کی قسم بلیک کنگ ہیں جو بہتر پیداواری صلاحیت رکھتی ہیں
- نیاب پرل کو 31 جولائی، نیاب تل 2016 کو 10 اگست اور نیاب میلینیم کو 31 جولائی تک کاشت کریں۔ جنوبی پنجاب کے گرم اور خشک علاقوں میں نیاب اور فیصل آباد کی تل کی اقسام جولائی میں بھی کاشت کی جاسکتی ہیں۔ (موسمیاتی تبدیلیوں کے پیشِ نظر اور علاقے کی مناسبت سے تل کے وقتِ کاشت میں مناسب تبدیلی کی جاسکتی ہے۔)
- تل کی کاشت کرنے کے لیے تندرست اور صاف ستھرا 1 سے 2 کلوگرام بیج فی ایکڑ استعمال کریں
- جڑ، تنے کی سرانڈ اور اکھیڑا سے بچاؤ کے لیے کاشت سے پہلے بیج کو پھپھوندی کش زہر تھائیوفینیٹ میتھائل 2.5 گرام اور کرم کش زہر امیڈا کلوپرڈ بحساب 2 گرام فی کلوگرام بیج لگائیں

- کھادوں کا استعمال زمین کے تجزیہ کے مطابق کریں تاہم اوسط زرخیزی والی زمین میں بوائی کے وقت ایک بوری ڈی اے پی اور آدھی بوری ایس او پی/ ایم او پی یا اڑھائی بوری ایس ایس پی (18 فیصد)، آدھی بوری یوریا اور آدھی بوری ایس او پی/ ایم او پی یا پونی بوری نائٹروفاس، پونے دو بوری ایس ایس پی (18 فیصد) اور آدھی بوری ایس او پی/ ایم او پی ڈالیں۔ بقیہ نائٹروجنی کھاد کی آدھی مقدار پہلے پانی پر اور آدھی مقدار دوسرے پانی پر دیں۔ بارانی علاقوں میں کھاد کی مقدار آبپاش علاقوں کی نسبت تین چوتھائی رکھیں اور نائٹروجنی کھاد کی بقیہ مقدار بارش کے ساتھ دو اقساط میں استعمال کریں

دالوں کی اہمیت

دالیں ہماری خوراک کا اہم حصہ ہیں اور ہماری خوراک میں سستے داموں پروٹین (لحمیات) مہیا کرنے کا بہترین ذریعہ ہیں۔ خوراک کو غذائیت کے اعتبار سے بہتر اور متوازن بنانے کے لیے اور بڑھتی ہوئی آبادی کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے دالوں کی پیداوار میں اضافہ ضروری ہے۔ دالیں پھلی دار اجناس کے خاندان سے تعلق رکھنے کے ناطے ہوا سے نائٹروجن حاصل کر کے جڑوں پر موجود منکوں (Nodules) کے ذریعے زمین میں داخل کر کے پودوں کے لیے دستیاب نائٹروجن بناتی ہیں اور زمین کی زرخیزی کو بحال رکھتی ہیں۔ دوسری فصلوں کی طرح دالوں کی پیداوار میں اضافہ ان کے زیر کاشت رقبہ اور فی ایکڑ پیداوار میں اضافہ سے ہی ممکن ہے۔ چنا، مسور، مونگ اور ماش صوبہ میں کاشت کی جانے والی اہم دالیں ہیں۔ تاہم مونگ کے علاوہ چنا، مسور اور ماش کی ملکی ضروریات درآمد سے پوری کی جاتی ہیں۔ اگر کاشتکاروں کو نئی اور زیادہ پیداوار دینے والی اقسام کی کاشت اور نئی پیداواری ٹیکنالوجی اپنا کر دالوں کی مجموعی پیداوار میں اضافہ پر آمادہ کر لیں تو دالوں کی درآمد پر کیا جانے والا کثیر مقدار کا زرمبادلہ بچایا جاسکتا ہے۔

سبزیات

- گوبھی کی پنیری کاشت کریں اور گرمی برداشت کرنے والی یا اگیتی اقسام کاشت کریں۔ کریلے کیز کاشت بھی شروع کریں
- سبزیات کو 8 تا 10 دن کے وقفہ سے آبپاشی کریں البتہ کمزور زمین میں یہ وقفہ چار تا پانچ دن تک رکھیں۔ بارش کو مدنظر رکھ کر پانی لگائیں
- بینگن اور بھنڈی پر ہڈا بیٹل، سبز تیلہ اور جوؤں کے حملہ کی صورت میں محکمہ زراعت (توسیع) کے عملہ سے مشورہ کر کے سفارش کردہ زہریں استعمال کریں
- گھیا کدو، چپن کدو، حلوا کدو، کھیرا اور گھیا توری پر اگر کدو کی لال بھونڈی کا حملہ مشاہدہ میں آئے تو محکمہ زراعت (توسیع) کے عملہ سے مشورہ کر کے مناسب زہر کا استعمال کریں

باغات (ترشاوہ)

- ترشاوہ باغات کو موسمی حالات کے مطابق آبپاشی کریں
- بارش کے فالتو پانی کے نکاس کا انتظام کریں
- سٹرس سلا کا حملہ ہونے کی صورت میں محکمہ زراعت کے مشورہ سے سپرے کرے ایک ہی زہر کا بار بار سپرے نہ کریں
- سٹرس کینکر کے خلاف کاپر والی پھپھوندی کش دوا کا سپرے بارشوں سے پہلے اور بارشوں کے بعد کریں
- موسم برسات میں پھل پر ریڈ سکیل کا حملہ ہونے کا وقت ہے۔ بروقت انسداد کے لیے نظر رکھیں
- پھل کا سائز بڑا ہونے کی وجہ سے سکیب / میلانوز کے پھیلنے اور واضع ہونے کا وقت ہے مناسب انسداد کے لیے بارش سے پہلے اور بارش کے بعد محکمہ زراعت توسیع / باغبانی کے مشورہ سے مناسب ادویات کا استعمال کریں

امرود

- امرود کے باغات کو موسمی حالات کے مطابق آبپاشی کریں
- جنتر وغیرہ بطور سبز کھاد تیار ہونے پر زمین میں دبا دیں
- نئے باغات لگانے کے لیے پودے اچھی نرسری سے خریدیں
- 3x3x3 فٹ کے گڑھے کھودیں اُن کو 15 تا 20 دن کے لیے کھلا چھوڑ دیں۔ گڑھوں میں پھپھوندی کش زہروں کا استعمال کریں
- پھل کی مکھی کے خلاف جنسی پھندے لگانے کا عمل جاری رکھیں اور جہاں ضرورت محسوس ہو سپرے بھی کریں
- پھل کی مکھی کے انسداد کے لیے گلے سڑے اور گرے ہوئے پھل کو جمع کر کے زمین میں دباتے رہیں
- کھادوں کا بروقت انتظام کریں

کھجور

- نئے باغات لگانے کے لیے زمین کی تیاری کریں
- 3x3x3 فٹ کے گڑھے کھودیں اُن کو 15 تا 20 دن کے لیے کھلا چھوڑ دیں۔ گڑھوں میں پھپھوندی کش زہروں کو استعمال کریں
- کھجور کو موسمی حالات کے مطابق آبپاشی کریں
- بھونڈی اور سسری کے خلاف مستعد رہیں

انگور

- تاخیر سے پکنے والی اقسام کی برداشت بارشوں سے پہلے مکمل کریں
- پودے کے پہلے بازو سے نیچے تنے پر نکلنے والی شاخوں کو کاٹ دیں
- بارشوں کے پانی کی نکاسی کا بندوبست کریں
- بیماریوں کے حملہ کی صورت میں مناسب پھپھوندی کش زہر سپرے کریں
- موسم کی نوعیت، بارش اور زمینی ساخت کے تحت آبپاشی کریں
- دیمک کے حملہ کی صورت میں کلورپائیری فاس یا فپرونل پودوں کی جڑوں میں ڈالیں اور پانی لگائیں

محکمہ زراعت پنجاب کے تحت سوشل میڈیا پر سویابین کی پیداواری ٹیکنالوجی اور اعلانات کی تصویری جھلکیاں

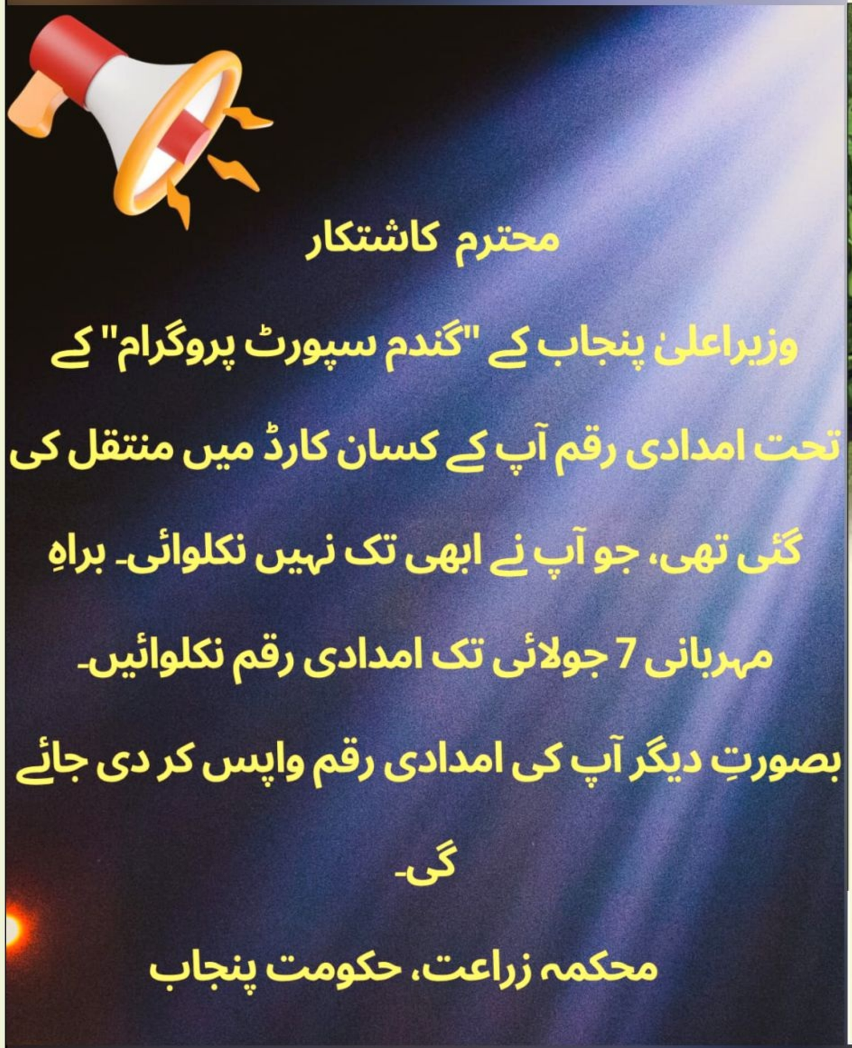

محکمہ زراعت پنجاب کے تحت سوشل میڈیا پر سویابین کی پیداواری ٹیکنالوجی اور اعلانات کی تصویری جھلکیاں

سید عاشق حسین کرمانی وزیر زراعت پنجاب کی قیادت میں اعلیٰ سطحی وفد کا مصر کا دورہ۔ وفد میں اسامہ خان لغاری پارلیمانی سیکرٹری برائے زراعت، افتخار علی سہو سیکرٹری زراعت پنجاب سمیت دیگر حکام شامل

سید عاشق حسین کرمانی وزیر زراعت پنجاب، محکمہ زراعت پنجاب، فوڈ سیکیورٹی اینڈ ایگریکلچر سنٹر آف ایکسیلنس (فیس) اور پاکستان ایگریکلچرل کولیشن (پیک) کے اشتراک سے زراعت کی موجودہ صورتحال اور سال 2025-26 کیلئے حکمت عملی کے موضوع پر لاہور کے مقامی ہوٹل میں منعقدہ ورکشاپ کی صدارت کر رہے ہیں
اُسامہ خان لغاری پارلیمانی سیکرٹری برائے زراعت اور افتخار علی سہو سیکرٹری زراعت پنجاب بھی موجود ہیں

سید عاشق حسین کرمانی وزیر زراعت پنجاب کی قیادت میں اعلیٰ سطحی وفد کا مصر کا دورہ۔وفد میں اسامہ خان لغاری پارلیمانی سیکرٹری برائے زراعت،
افتخار علی سہو سیکرٹری زراعت پنجاب سمیت دیگر حکام شامل